**JIBAS** (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

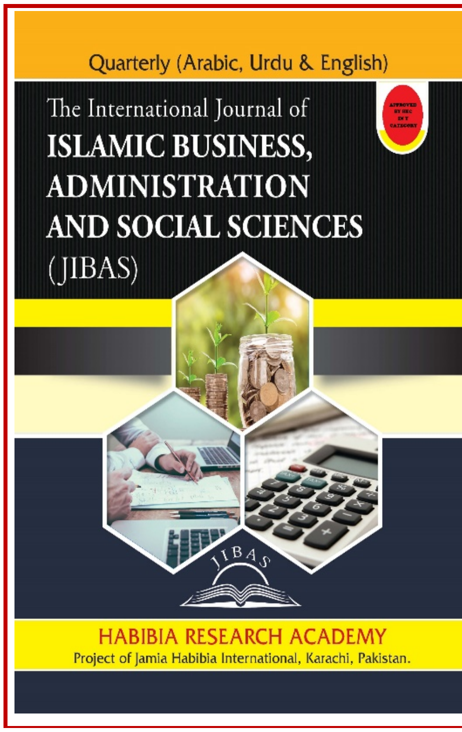


**TOPIC:**

# AN ANALYTICAL STUDY OF THE EXCERPTS OF TEN HADITHS MENTIONED IN "TAFSIR AL.MARAGHI" OF AHMAD BIN MUSTAFA AL.MARAGHI IN SURAH AL.MAIDA.

# احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر "المراغی"(سورۃ المائدہ)میں ذکر شدہ(۱۰)احادیث کی تخریج کاتجزیاتی مطالعہ

**AUTHORS:**

1- *Amin Ullah ,PhD Schalor, Department of Islamic Studies,UST Bannu*
2- *Dr. Muhammad Fakhar ul Din, Assistant Professor, Department of Islamic Studies,UST Bannu*

**How to Cite:** *Amin Ullah, and Muhammad Fakhar ul Din. 2022. "AN ANALYTICAL STUDY OF THE EXCERPTS OF TEN HADITHS MENTIONED IN "TAFSIR AL.MARAGHI" OF AHMAD BIN MUSTAFA AL.MARAGHI IN SURAH AL.MAIDA.: احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر"المراغی&Quot; (سورة المائدہ) میں ذکرشدہ(۱۰) احادیث کی تخریج کاتجزیاتی مطالعہ". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (1):39-52.*
*URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/66.*
Vol. 2, No.1 || January –March 2022 || P. 39-52
Published online: 2022-03-30

QR. Code

# AN ANALYTICAL STUDY OF THE EXCERPTS OF TEN HADITHS MENTIONED IN "TAFSIR AL.MARAGHI" OF AHMAD BIN MUSTAFA AL.MARAGHI IN SURAH AL.MAIDA

## احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر "المراغی "(سورۃ المائدہ) میں ذکر شدہ(۱۰)احادیث کی تخریج کا تجزیاتی مطالعہ

*Amin Ullah,* *Muhammad Fakhar ul Din*

***ABSTRACT:***
*The Qur'an is the last book of Allah Almighty, which has been revealed for the benefit and advice of mankind till the Day of Resurrection. Other heavenly books were for specific regions and specific nations and times.But the Qur'an is the book of all the nations that inhabit the earth. Therefore, Allah Almighty has made it perfect and complete in every respect and has bestowed innumerable qualities in it. Just as the last prophet has different characteristics compared to other prophets, so the book given to this prophet, the Quran and the Muhammadan Ummah also has many characteristics. Thousands of scholars and " Mufasserin" have written " Tafaseer" on the Qur'an in their own style. One of these contemporary "Mufasserin" is Ahmad ibn Mustafa al-Maraghi. He rely on the hadiths to support this. The following is a review of the hadiths mentioned under Surah Al-Ma'ida in his "Tafseer""Tafsir ul Almaraghi.*

***KEYWORDS:*** *Qur'an ,Ahadith, Ahmad ibne Mustafa al-Maraghi, Tafsir.e. maraghi,*

**تعارف:** احمد بن مصطفی المراغی(م:۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲م)ایک مشہور مصری عالم ہیں،جو کہ مملکتِ جمہوریہ مصر کے مراغہ مرکز،اور سوہاج کے علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کا شجرہ نسب نواسۂ رسول ﷺ حضرت حسین بن علیؓ اور آپ ﷺ کے گوشہ جگر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا پر ختم ہوتا ہے۔وہ قرآن پاک کے حافظ بھی تھے،اسی طرح وہ تہذیب اور ثقافت کے ساتھ ساتھ عام علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے،اور ان سب پر عبور حاصل کرنے کے لیے اس کے والد نے انہیں قاہرہ کی عظیم یونیورسٹی "الازہر" میں بھیجا۔اس نے اپنے علماء کے ایک گروہ سے علم حاصل کیا۔اس دوران وہ تجدید تحریک کے رہنماؤں سے بہت متاثر ہوئے،اس کی تصانیف بہت زیادہ ہیں،لیکن ان سب میں زیادہ مشہور اس کی تفسیر "تفسیر المراغی" ہے جو کہ ایک عظیم شاہکار ہے،اور نئی نسل میں کافی حد تک مقبول بھی ہے،اس کا طرز و انداز دوسری تفسیروں سے تھوڑا سا الگ ہے،کیونکہ وہ اپنی تفسیر میں کچھ جدید قسم کے مسائل پر زیادہ توجہ دیتے ہیں،اگرچہ ان میں سے بعض مسائل میں وہ جمہور سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔وہ اپنی تفسیر میں علمی،صرفی،اور نحوی مسائل کے ساتھ ساتھ ادبی طرز بھی اختیار کرتے ہیں۔لیکن تفسیر کی تائید اور تقویت کیلئے وہ جس چیز پر سب سے زیادہ توجہ دیتے ہیں،وہ "احادیث مبارکہ" ہیں،جن میں اکثر وہ احادیث بالمعنی ذکر کرتے ہیں،جن کی تخریج کا تجزیہ کرنا زیادہ لازمی اور ضروری تھا۔اب ان میں سے سورۃ المائدۃ میں ذکر شدہ(۱۰)احادیث کی تخریج کا تحقیقی جائزہ لیا جاتا ہے،جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

**حدیث نمبر ۱:**۔عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ،قَالَ:سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ:الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ،وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ،وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ۔[1] ترجمہ:۔حضرت نواس بن سمعان انصاریؓ سے روایت ہے،کہ میں نے حضور ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا،تو حضور ﷺ نے فرمایا:نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے،اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے،اور تجھے ناپسند کرتا ہے کہ لوگوں کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے۔"

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** النواس بن سمعان الکلابی العامری (م: ۵۰ھ) مشہور صحابی ہے، حضور ﷺ کی صحبت میں رہے، شام میں رہتے تھے، وہ بہت سے اکابر صحابہؓ سے احادیث روایت کرتے ہیں، جب کہ اس سے جبیر بن نفیرؒ، ابوادریس الخولانیؒ اور محدثین کی ایک جماعت روایت کرتے ہیں۔ ۵۰ھ میں وفات پاگئے۔[2]

**حدیث کی وضاحت:۔** امام مسلمؒ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُبْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَاابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ،قَالَ:سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ:الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ،وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ،وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔[3] جبکہ امام ترمذیؒ نے اس طرح نقل کیا ہے:

"حَدَّثَنَامُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الكِنْدِيُّ الكُوفِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ:حَدَّثَنَامُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ:حَدَّثَنَاعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍالحَضْرَمِيُّ،عَنْ أَبِيهِ،عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ،أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآله وسَلَّمَ عَنِ البِرِّ وَالإِثْمِ؟فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآله وسَلَّمَ:البِرُّ حُسْنُ الخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ - هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -[4] **ترمذی کی اس روایت** کے متن میں ان الفاظ کی تبدیل ہے، کہ صحابیؓ خود کے بجائے کسی دوسرے صحابی کے بارے میں نقل کرتے ہیں، کہ اس نے حضور ﷺ سے پوچھا، جبکہ پہلی روایت میں صحابیؓ نے حضور ﷺ سے خود پوچھا ہے۔ "اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کاتب ادب المفرد میں معن کے طریقے سے معاویہ بن صالحؒ سے، امام ترمذیؒ نے کتاب الزہد میں موسی بن عبد الرحمن الکندی سے، امام احمد بن حنبلؒ نے زید بن الحبابؒ سے اسی اسناد سے، جبکہ امام بیہقیؒ نے السنن میں، اور امام بغویؒ نے شرح السنۃ اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اور امام حبّان الدارمیؒ نے صحیح ابن حبان میں اس حدیث کے حاشیہ پر لکھاہے،:"اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح المسلم "کہ اس کی اسناد صحیح مسلم کی شرط پر درست ہے۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔"[5]

**حدیث نمبر2:** صحیح مسلم میں حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ»۔ [6]ترجمہ:۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے ہر چیز کے لیے بھلائی لکھی ہے، لہٰذا اگر تم قتل کرو تو خوب مارو، اور اگر تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کرے، اور پھر اپنی قربانی کو آرام پہنچائے۔

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی ہے: أبُو یعلی، یا أبُو عَبْد الرَّحْمَنِ، شداد بن أوس بن ثابت، الأنصاری النجاری [م:٦١ھ] یہ حضرت حسان بن ثابتؓ کے بھتیجے تھے، مشہور صحابیؓ رسول ﷺ ہے۔ اس نے آپ ﷺ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ اوسؓ کے پانچ بچے تھے، جن میں اس کی ایک بیٹی اسماءؓ بھی شامل ہے، جس سے آپؓ کی اولاد کا سلسلہ ایک سو تیس سال تک زندہ رہا۔ آپؓ ٦٠ھ میں وفات پاگئے۔[7]

**حدیث کی وضاحت:۔** اس حدیث کو امام ترمذیؒ، امام ابوداؤد، امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے روایت کی ہے، ترمذیؒ نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا القِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ» هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.[8] جبکہ سنن ابوداؤد نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حدَّثنا مسلُم بن إبراهيمَ، حدَّثنا شعبةُ، عن خالدِ الحذَّاء عن أبي قِلابةَ، عن أبي الأشعثِ عن شدَّاد بن أوسٍ، قال: خَصْلتان سمعتُهما من رسولِ الله –صلَّى الله

عليه وسلم– "إنَّ الله كَتَبَ الإحْسَانَ على كلِّ شيءٍ، فإذا قتلتُم فأحْسِنوا" – غيرُ مُسلمٍ يقولُ: "فأحسِنُوا القِتْلَةَ – وإذا ذَبحتُم فأحسِنُوا الذَّبْحَ، وليُحِدَّ أحدُكُمْ شَفْرَتَه، وليُرِح ذَبيحَتَه" ۔[9] **صحیح ابن حبان اس حدیث کو یوں نقل کرتے ہیں:** أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ، فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ، فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وليرح ذبيحته" ۔[10] **صحیح ابن حبان اس حدیث کی تعلیق میں لکھتے ہیں: إسنادہ صحیح علی شرط البخاري۔ جبکہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:** إسناده صحيح على شرط البخاري،رجاله ثقات رجال الشيخين ،غيرمسدد وهو ابن مسرهد فمن رجال البخاري، ۔[11] **اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسناد اور ثقاتِ رُواۃ کی وجہ سے یہ حدیث صحیح اور مضبوط ہے۔**

**حدیث نمبر3: امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کی ہے:** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ:أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ:لاَ تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الخَذْفِ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الخَذْفَ وَقَالَ: «إِنَّهُ لاَ يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ العَيْنَ ۔[12] **ترجمہ:۔"حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، جو انگلیوں یا گوپھن سے کنکریاں پھینک رہا تھا، آپؓ نے اس سے کہا، اسے مت پھینکو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے، یا آپ ﷺ اس کے پھینکنے کو ناپسند کرتے تھے، اور فرمایا:" بے شک اس سے کوئی شکار نہیں پکڑا جاتا، اور نہ ہی اس سے دشمن پر حملہ کیا جاتا ہے لیکن یہ اکثر دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔"**

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔ اس حدیث کے راوی اَبُو عَبْد الرَّحْمَن، اَبُو سَعِید، یا اَبُو زیاد، عَبْد اللہِؓ بن مُغَفَّلُ بْن عَبْد نُھْم بْن عفیف المُزَنِیؓ(م: 60ھ) مشہور صحابیؓ رسول ﷺ ہیں، بیعت رضوان میں شریک تھے، مدینہ میں رہائش پذیر تھے، پھر بصرہ میں منتقل ہوگئے، ان کے والد فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں ایک قافلے کے ساتھ جاتے ہوئے وفات پاگئے تھے۔ آپؓ ۶۰ھ میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔**[13]

**حدیث کی وضاحت:۔ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا القِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ» هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.[14] **اسی طرح امام مسلمؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ،عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ،قَالَ:فَنَهَاهُ،وَقَالَ:إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:"إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا، وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ"۔[15] **اس حدیث کے متعلق مسند احمدؒ کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے:** إسناده صحيح على شرط الشيخين. **جبکہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:** إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. **اور اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں، امام مسلمؒ، ابوداوٗدؒ، ابن ماجہؒ، اور امام بیہقیؒ نے کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ حدیث اسناد اور ثقاتِ رُواۃ کی وجہ سے صحیح اور مضبوط ہے۔**[16]

**حدیث نمبر4:** امام ابن ماجہؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے: عن أبي هريرة قال:"كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الفأل الحسن،ويكره الطيرة"۔[17] ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک شگون اور نیک فال کو پسند کرتے تھے، جبکہ بدشگون اور بدفالی کو ناپسند کرتے تھے۔"

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ابوہریرہؓ،الدوسی،الیمانی، جس کو حافظ الصحابۃ بھی کہتے ہیں، مشہور صحابی ہے۔اس کے اصلی نام کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام عبدالرحمن بن صخر ہے، بعض کے نزدیک ابن غنیم، بعض نے عبداللہ بن عائذ، اور بعض نے ابن عامر بتایا ہے، لیکن ایک محقق قول کے مطابق جاہلیت میں اس کا نام عبد شمس اور کنیت ابوالاسود تھی۔اسلام لانے کے بعد حضور ﷺ نے ان کے دونوں نام تبدیل کرکے "نام عبداللہ" اور کنیت "ابوہریرہ" رکھی۔اس نے اکثر علم حضور ﷺ سے حاصل کیا۔آپؓ سے سب سے زیادہ یعنی ۵۳۷۴ احادیث منقول ہیں۔اس کا انتقال بناء بر اختلاف ۵۷ھ،۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہوگیا۔[18]

**حدیث کی وضاحت:۔** اس حدیث کو امام مسلمؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حَدَّثَنَاهَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ:الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ، الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ" ۔[19] اسی طرح مسند احمدؒ میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْفَأْلَ الْحَسَنَ، وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ "۔ [20] اس حدیث کے حاشیہ پر مسند امام احمدؒ میں لکھا گیا ہے: صحيح،وهذاإسنادحسن من أجل محمد بن عمرو،وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين ۔[21] یعنی، یہ حدیث صحیح ہے، اور محمد بن عمرو کی وجہ سے اس کی سند بہترین ہے، اور اس سند کے باقی رجال شیخین کے ہیں، جو کہ تمام کے تمام ثقہ ہیں۔معلوم ہوا کہ حدیث ہر لحاظ سے مضبوط اور صحیح ہے۔

**حدیث نمبر5:** معجم الطبرانی نے حضرت ابورافعؓ سے روایت کی ہے: عَنْ أَبِي رَافِعٍ،قَالَ: جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَقَالُوا:" يَا رَسُولَ اللهِ،مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا؟ يَعْنِي الْكِلَابَ – فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:(يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ)۔ [22]

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی ابورافع القبطی(م:۴۰ھ)ہیں، اس کا اصل نام ابراہیم ، یا اسلم تھا، وہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، یہ اصل میں حضرت عباسؓ کے غلام تھے، لیکن اس نے حضور ﷺ کو ہبہ کیا، جب غلام نے حضور ﷺ کو آپ کے چچا عباسؓ کے اسلام لانے کی خبر دی، تو آپ ﷺ نے اس کو آزاد کردیا۔وہ غزوہ احد وخندق میں بھی شریک رہے۔۴۰ھ میں وفات پاگئے۔[23]

**حدیث کی وضاحت:۔** اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: أَخْبَرَنَاأَبُوعَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ،حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍمُحَمَّدُبْنُ أَحْمَدَبْنِ بَالَوَيْهِ , ثنامُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ،ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

صَالِحٍ،عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ،عَنْ سَلْمَى أُمِّ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،قَالَ:أَمَرَنَارَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآله وسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ , فَقَالَ النَّاسُ:يَارَسُولَ اللهِ مَاأُحِلَّ لَنَامِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا؟فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ(يَسْأَلُونَكَ مَاذَاأُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ----الخ) [24]جبکہ "المستدرک علی الصحیحین للحاکم" ان الفاظ کے ساتھ نقل کرتے ہیں: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثناابْنُ أَبِي زَائِدَةَ،عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْحَاقَ،عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ،عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ،عَنْ سَلْمَى، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَقَالَ النَّاسُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ،مَاأُحِلَّ لَنَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا؟فَأَنْزَلَ اللَّهُ "(يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ، وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ) -[25]اس کے بعدوہ لکھتے ہیں،کہ:"هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ" -کہ یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔اوراس کے آخر میں لکھتے ہیں،کہ (التعليق – من تلخيص الذهبي) صحيح -[26]کہ امام ذہبیؒ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔

**حدیث نمبر6:امام مسلمؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے:** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:"نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ"- [27]**ترجمہ:۔"ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درندوں میں سے ہر دانت والے جانوروں اور ہر قسم کے شکاری پنجے دار جانوروں کے کھانے سے منع کر دیا ہے۔"**

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ ابن عبد المطلب ہے۔اور حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ ابن عبد المطلب، حضور ﷺ کے چچازاد بھائی،امت کے بڑے عالم،ترجمان القرآن،اورامام التفسیر تھے،وہ ہجرت سے تین سال پہلے شعب ابی طالبؓ میں قید کے دوران پیدا ہوئے،حضور ﷺ کی رفیقہ حیات ام المومنین "حضرت میمونہؓ" آپؓ کی خالہ تھی،حضور ﷺ نے آپؓ کو یہ دعا دی تھی "اللھم فقھہ في الدین وعلمہ التأویل"۔۶۸ھ میں وفات پاگئے۔[28]

**حدیث کی وضاحت:۔اس حدیث کو امام ابن ماجہؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:** حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ، يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.[29]**جبکہ امام ابوداؤدؒ نے انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:** عن ابنِ عباس،قال:نَهَى رَسُولُ الله صلَّى الله عليه وسلم عن أكلِ كُل ذي نَاب مِنَ السَّباعِ، وعن كُلِّ ذي مِخْلَبٍ من الطيرِ .[30]اس کے نیچے حاشیہ پر لکھا گیا ہے: إسناده صحيح.[31]کہ اس کی سند بالکل صحیح ہے،کیونکہ امام مسلمؒ اورابن ماجہؒ وغیرہ نے اس کو ذکر کیا ہے،لہٰذا ان کے مضبوط شرائط کی وجہ سے یہ حدیث ہر لحاظ سے مضبوط ہے۔

**حدیث نمبر7:امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرۃؓ سے نقل کیاہے:** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ"كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ"۔ [32]**ترجمہ:۔"حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:درندوں میں سے ہر کچلی دانتوں والوں کا کھاناحرام ہے۔"**

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔ملاحظہ :۔راوی کی حالاتِ زندگی(حدیث نمبر ۴)کے تحت بیان کی جاچکی ہیں۔**

**حدیث کی وضاحت:۔اس حدیث کو امام نسائیؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیاہے:** أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ» ۔ [33]**جبکہ مسند احمدؒ میں بھی یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ابوہریرۃؓ سے منقول ہے:** حَدَّثَنَاعَبْدُالرَّحْمَنِ،عَنْ مَالِكٍ،عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ،عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، فَأَكْلُهُ حَرَامٌ "۔[34]**اس کے بعد اس کے حاشیہ پر لکھا گیاہے:** إسناده صحيح على شرط مسلم. [35]**کہ اس کی سند امام مسلمؒ کی شرائط کے مطابق بالکل صحیح ہے۔واللہ اعلم بالصواب**

**حدیث نمبر8:امام بخاریؒ نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے:** عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ المُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ» قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: «فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ» ۔[36]**ترجمہ:"حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں،کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا،تو آپ ﷺ نے فرمایا:کہ جب آپؐ نے اپنے کتے کو شکار پر بھیج دیا،اوراس کتے نے اس شکار کو ماردیا،تو آپ اس شکار کو کھاؤ،اور اگر اس نے اس میں سے کھالیا،تو آپؐ اس سے نہ کھایئے کیونکہ یہ اس نے اپنے لئے روک لیاہے،میں نے پوچھا،کہ میں اپنا کتا بھیجتاہوں،تواس کے ساتھ دوسرا کتاپالیتاہوں،توآپ ﷺ نے فرمایا،کہ ا سکونہ کھاؤ،کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھاہے،دوسرے پر نہیں پڑھاہے۔"**

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔عدی بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد الطائی(م:٦٨ھ)مشہور سخی آدمی "حاتم طائی" کے بیٹے تھے۔٧ھ میں وہ اپنے ایک وفد کے ہمراہ حضور ﷺ کی خدمت میں آکر اسلام لے آئے،چونکہ وہ اپنی قوم کے سردار تھے،اس لئے آپ ﷺ نے ان کا بہت احترام واکرام کیا۔آپ ﷺ سے اس کی بہت سی روایات منقول ہیں،صحاح ستہ میں اس سے روایات لی جاتی ہیں۔٦٦ھ،٦٧ھ،یا٦٨ھ میں ۱۲۰سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔** [37]

**حدیث کی وضاحت:۔اس حدیث کو امام مسلمؒ نے ذرا تفصیل کے ساتھ ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیاہے:** حَدَّثَنِي الْوَلِيدُبْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،قَالَ:قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ،وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ

كَلْبًا غَيْرَهُ،وَقَدْ قَتَلَ فَلاَتَأْكُلْ،فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ، وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا، فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ، فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ، فَلَا تَأْكُلْ» - [38]اسی طرح امام ابو داوُدؒ نے یوں نقل کیا ہے: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ، وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ» -[39]اور ظاہر ہے، کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے جو روایت ذکر کی ہو، وہ سب سے زیادہ قابل اعتماد اور مضبوط ہوتی ہے۔

**حدیث نمبر9:** امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ» -[40]ترجمہ:۔"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی بھی نماز قبول نہیں کرتا، یہاں تک کہ وضو کرے۔"

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی ہے؛ حضرت ابو ہریرہؓ، جس کا تذکرہ اس سے پہلے حدیث نمبر ے کے تحت گزر چکا ہے:

**حدیث کی وضاحت:۔** اس حدیث کو امام مسلمؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَاأَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ»-[41] اسی طرح امام ابو داوُدؒ نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ، حَتَّى يَتَوَضَّأَ»-[42] اس حدیث کے متعلق مسند احمدؒ کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے: حدیث صحیح، رواہ مسلم ج1، ص(140-141)بلفظ"لا تقبل صلاة أحدكم إذا أحدث حتى يتوضأ".في الطهارة،عن محمَّد بن رافع. والبخاري في الطهارة،عن إسحق ابن إبراهيم وفي ترك الحيل عن إسحق بن نصر. وأبو داود في الطهارة عن أحمد بن حنبل. والترمذي في الطهارة عن محمود بن غَيْلان.[43]اس حدیث کو شیخین (بخاریؒ ومسلمؒ) کے علاوہ امام ابو داوُدؒ اور امام ترمذیؒ نے روایت کی ہے۔ اس لئے مسند امام احمدؒ نے حکم لگایا ہے، کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، سند کے اعتبار سے بھی، متن کے اعتبار سے بھی اور رُواۃ کے اعتبار سے بھی۔

**حدیث نمبر10:** امام بخاریؒ نے حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ «بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى» فَسُئِلَ، فَقَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا»-[44]ترجمہ:۔"ہمام بن حارث سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہؓ کو دیکھا، جس نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ پھر اس سے پوچھا گیا، تو اس نے کہا، کہ میں نے حضور ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

**راوی کی حالاتِ زندگی:۔** اس حدیث کے راوی ہے:أَبُو عمرو ،جَرير بن عَبْد اللَّهِ ،البَجَلي، الأَحْمَسي ، اليمني (م:51ھ)۱۰ہجری میں حضور ﷺ کے پاس ایک وفد آیا، جس میں حضرت جریرؓ بھی موجود تھے، پھر حضور ﷺ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اس نے رمضان میں اسلام لایا،اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ نے اس وفد کا خوب اکرام کیا،حضرت جریرؓ بہت زیادہ خوبصورت اور لمبے قد والے تھے، حضرت عمرؓ اس کے بارے میں فرماتے ہیں "کہ جریرؓ اس امت کے یوسفؑ ہیں،"۔وہ ۵۱ھ، یا ۵۴ھ کو وفات پا گئے۔[45]

**حدیث کی وضاحت:۔** اس حدیث کو امام مسلمؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح، وَحَدَّثَنَاأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،حَدَّثَنَاأَبُومُعَاوِيَةَ،وَوَكِيعٌ،وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى،قَالَ:أَخْبَرَنَاأَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،عَنْ إِبْرَاهِيمَ،عَنْ هَمَّامٍ،قَالَ:بَالَ جَرِيرٌ،ثُمَّ تَوَضَّأَ،وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ:تَفْعَلُ هَذَا؟فَقَالَ:نَعَمْ"رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ،ثُمَّ تَوَضَّأَوَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ".[46] اسی طرح امام ابو داوٗدؒ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ،أَنَّ جَرِيرًا،بَالَ،ثُمَّ"تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ"وَقَالَ:مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ"رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ"،قَالُوا:إِنَّمَاكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ،قَالَ:مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ -[47] اس حدیث کے حاشیہ پر مسند امام احمدؒ میں لکھا گیا ہے: إسناده صحيح على شرط الشيخين.کہ شیخینؒ(بخاریؒ و مسلمؒ) کے شرط کے مطابق حدیث صحیح ہے:اس کے بعد مزید لکھتے ہیں: قال الترمذي: وحديث جرير حديث حسنٌ صحيح.[48] امام ترمذیؒ فرماتے ہیں، کہ جریرؓ کی یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ معلوم ہوا کہ حدیث ہر لحاظ سے مضبوط اور صحیح ہے۔

**خلاصہ احادیث:** احادیث کا خلاصہ مختصر طور پر دیگر حضرات کے لئے آسانی کے طور پر لکھا جاتا ہے۔

حدیث نمبر(۱) میں نیکی اور گناہ کے بارے میں بتایا گیا ہے، کہ نیکی اچھے اخلاق اور گناہ عمل پر پشیمان ہونے کا نام ہے۔

حدیث نمبر(۲) میں ہر چیز کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک جانوروں کے ذبح کرتے وقت بھی چھری اچھی طرح تیز کرنے کے ساتھ ذبح کو آرام پہنچا کر بھلائی کرنی چاہئے۔

حدیث نمبر(۳) میں بلاضرورت کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا گیا ہے، کہ یہ نقصان کا باعث ہو گا۔

حدیث نمبر(۴) میں نیک شگون اور نیک فالی کو پسند، جبکہ بد شگونی اور بد فالی کو ناپسند فرمایا گیا ہے۔

حدیث نمبر(۵) میں پہلے وارد شدہ حکم (کتوں کے مارنے) پر لوگوں کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے، کہ بعض کتوں کو قتل نہ کرنا حلال ہے، جیسے شکاری کتے۔

حدیث نمبر(٦) میں درندوں میں سے ہر دانت والے اور پنجے دار جانوروں کے شکار کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ حدیث نمبر(۷) میں درندوں میں سے ہر کچلی دانت والوں کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر(۸) میں بتایا گیا ہے، کہ اگر تعلیم یافتہ کتے شرعی طریقے سے صرف مالک کے لئے شکار کرے، تو اس کا کھانا جائز ہے، ورنہ حرام ہے۔

حدیث نمبر(۹) میں حکم ہے، کہ نماز کے لئے وضوضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
حدیث نمبر(۱۰) میں مسح علی الخفین کے جواز کا حکم ہے۔

## حواشی وحوالہ جات

[1]:- أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج4، ص1980،حديث نمبر2553، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ،- ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[2]:-[(شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (م: 748ھ) تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام، ج ٢، ص ٤٤٥،الناشر: دار الغرب الإسلامي،الطبعة: الأولى، 2003م -]

[3]:- مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيشابوري (م:261ھ)المسند الصحيح المختصربنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج4،ص1980،حديث نمبر2553،- بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ -،الناشر:دارإحياء التراث العربي– بيروت (لبنان)- المحقق:محمد فؤادعبدالباقي

[4]:- الترمذي،أبوعيسى،محمد بن عيسى بن سَوْرةبن موسى بن الضحاك(م:279ھ)الجامع الكبير- سنن الترمذي ج4، ص175،حديث نمبر2389،بَابُ مَا جَاءَ فِي البِرِّوَالإِثْمِ، المحقق: بشار عواد معروف،الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت،سنة النشر: 1998م-

[5]:- الدارمي، أبوحاتم،محمدبن حبان بن أحمدبن حبان بن معاذبن مَعْبدَ،التميمي،البُستي(م:354ھ) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ج2،ص123،ترتيب:الأميرعلاءالدين علي بن بلبان الفارسي (م:739ھ)حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه:شعيب الأرنؤوط،الناشر:مؤسسةالرسالة،بيروت،الطبعة: الأولى، 1408ھ-1988م]

[6]:- مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيشابوري (م:261ھ)المسند الصحيح المختصربنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج3،ص1548،حديث نمبر57،بَابُ الْأَمْرِبِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ،وَتَحْدِيدِالشَّفْرَةِ الناشر:دارإحياء التراث العربي– بيروت(لبنان)- المحقق:محمد فؤادعبدالباقي

[7]:-[(شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (م: 748ھ) تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام، ج ٢، ص ٥٥٠،الناشر: دار الغرب الإسلامي،الطبعة: الأولى، 2003م،المحقق: الدكتور بشار عوّاد معروف

[8]:-الترمذی ،الجامع الكبير،أبو عيسى ،محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك (م: ٢٧٩ھ)ج٤،ص٢٣،حديث نمبر ١٤٠٩، باب :ماجاء في النهي عن المثلة،ناشر: دار الغرب الإسلامی– بيروت(لبنان):سن طباعت 1998 م - محقق: بشار عواد معروف -

[9]:- السِّجِسْتانی،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدی(م: ٢٧٥ھ)سنن أبي داود ج٤،ص٤٣٧، حديث نمبر ٢٨١٥،بَابُ،فِي الرفق في الذبيحة،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى،١٤٣٠ھ. ٢٠٠٩م -

[10]:- الدارمي،أبوحاتم،محمدبن حبان بن أحمدبن حبان بن معاذبن مَعْبدَ،التميمي،البُستي (م:٣٥٤ھ)الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان،ج١٣، ص١٩٩،حديث نمبر٥٨٨٣،باب:ذِكْرُ الْأَمْرِ بِحَدِّ الشِّفَارِوَالْإِحْسَانِ فِي الذَّبْحِ لِمَنْ أَرَادَهُ، ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (م:٧٣٩ھ)حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة: الأولى،١٤٠٨هـ – ١٩٨٨م

[11]:- الدارمي،أبوحاتم،محمدبن حبان بن أحمدبن حبان بن معاذبن مَعْبدَ،التميمي،البُستي (م:٣٥٤ھ)الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان،ج١٣، ص١٩٩،حديث نمبر٥٨٨٣،باب:ذِكْرُ الْأَمْرِ بِحَدِّ الشِّفَارِوَالْإِحْسَانِ فِي الذَّبْحِ لِمَنْ أَرَادَهُ، ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (م:٧٣٩ھ)حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة: الأولى،١٤٠٨هـ – ١٩٨٨م

[12]:- البخاري،أبوعبدالله محمد بن إسماعيل، الجعفي(م:٢٥٦ھ)الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري ج٧، ص٩٤،حديث نمبر٥٤٧٩، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الخَذْفِ،الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[13]:-[(شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبی (م: 748ھ) تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام، ج ٢، ص ٥١٨،الناشر: دار الغرب الإسلامي،الطبعة: الأولى، 2003م،المحقق: الدكتور بشار عوّاد معروف

[14]:- الترمذي،أبوعيسى،محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك(م:279ھ)الجامع الكبير- سنن الترمذي ج4، ص23،حديث نمبر1409، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ المُثْلَةِ،الناشر:دار الغرب الإسلامي – بيروت- سنةالنشر:1998م - المحقق:بشارعواد معروف

[15]:- مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشيري النيشابوري (م:٢٦١ھ)المسند الصحيح المختصربنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج ٣،ص١٥٤٨،حديث نمبر٥٦،بَابُ إِبَاحَةِ مَايُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ،وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ،الناشر: دارإحياء التراث العربي– بيروت(لبنان)- المحقق:محمد فؤادعبدالباقي

[16]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:٢٤١ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٣٤،ص١٨٢،حديث نمبر٢٠٥٧٣،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ ٢٠٠١م-

[17]:- ابن ماجة،أبوعبد الله محمدبن يزيد القزويني،وماجة اسم أبيه يزيد(م:٢٧٣ھ)سنن ابن ماجه ج٢،ص١١٧٠،حديث نمبر٣٥٣٦،باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة،تحقيق:محمد فؤاد عبدالباقي،الناشر:دار إحياء الكتب العربية– فيصل عيسى البابي الحلبي (سطن)

[18]:-[(شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبی (م : ٧٤٨ھ)سير اعلام النبلاء ج ٢ ، ص ٥٧٨،مؤسسة الرسالة، تیسراایڈیشن، ١٤٠٥ ھ/ ١٩٨٥ م)]

[19]:- مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشيري النيشابوري (م:٢٦١ھ)المسند الصحيح المختصربنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج ٤،ص١٧٤٦،حديث نمبر٢٢٢٤،بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ، الناشر: دارإحياء التراث العربي– بيروت(لبنان)- المحقق:محمد فؤادعبدالباقي

[20]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:٢٤١ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج١٤،ص١٢٢،حديث نمبر٨٣٩٣،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ ٢٠٠١م

[21]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:٢٤١ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج١٤،ص١٢٢،حديث نمبر٨٣٩٣،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ ٢٠٠١م

[22]:- الطبراني،أبو القاسم،سليمان بن أحمدبن أيوب بن مطير اللخمي الشامي(م:۳۶۰ھ)المعجم الكبير ج1،ص۳۲۵، حديث نمبر۹۷۱، دار النشر: مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة الثانية - (۱۴۱۵ھ – ۱۹۹۴م)

[23]:-[(شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبى (م: 748ھ)تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام، ج ۲، ص ۳۸۰، المحقق:الدكتور بشارعوّادمعروف،الناشر: دارالغرب الإسلامي،الطبعة:الأولى،2003م،

[24]:- البيهقي،أبو بكر،أحمدبن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني(م:۴۵۸ھ) السنن الكبرى، ج۹، ص۳۹۳،حديث نمبر۱۸۸۶۶،كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ،المحقق:محمد عبد القادرعطا،الناشر:دارالكتب العلمية،بيروت–لبنان الطبعة:الثالثة، ۱۴۲۴ھ – ۲۰۰۳م

[25]:- أبوعبدالله الحاكم محمدبن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع(م:۴۰۵ھ)المستدرك على الصحيحين ج۲،ص۳۴۰،حديث نمبر۳۲۱۲،تفسيرسورة المائدة،تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا،الناشر: دارالكتب العلمية – بيروت،الطبعة: الأولى،۱۴۱۱ھ – ۱۹۹۰م -

[26]:- أبوعبدالله الحاكم محمدبن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (م:۴۰۵ھ) المستدرك على الصحيحين ج۲،ص۳۴۰،حديث نمبر۳۲۱۲،تفسيرسورة المائدة،تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا،الناشر: دارالكتب العلمية – بيروت،الطبعة: الأولى،۱۴۱۱ھ – ۱۹۹۰م -

[27]:- أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج3، ص1534،حديث نمبر 1934،ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[28]:-[(الذهبى،شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز (م : 748ھ)سير اعلام النبلاء ج ۳، ص ۳۳۱ ، مؤسسة الرسالة، تيسرااىڈيشن، 1405ھ]

[29]:- ابن ماجة،أبوعبد الله محمدبن يزيد القزويني،وماجة اسم أبيه يزيد(م:۲۷۳ھ)سنن ابن ماجه ج۴،ص۳۸۳،حديث نمبر۳۲۳۴، بَابُ أَكْلِ،كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ،،تحقيق:محمد فؤاد عبدالباقي،الناشر:دار إحياء الكتب العربية– فيصل عيسى البابي الحلبي (سطن)

[30]:- السِّجِسْتانى،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدى(م: ۲۷۵ھ)سنن أبي داود ج۴،ص۴۳۷، حديث نمبر ۲۸۱۵،بَابُ،في الرفق في الذبيحة،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى،۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م

[31]:- السِّجِسْتانى،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدى(م: ۲۷۵ھ)سنن أبي داود ج۴،ص۴۳۷، حديث نمبر ۲۸۱۵،بَابُ،في الرفق في الذبيحة،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى،۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م

[32]:- أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج3، ص1534،حديث نمبر 1933،ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[33]:- النسائي،أبوعبدالرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني(م:303ھ) السنن الكبرى للنسائي،ج4،ص481، حديث نمبر4817،باب، تَحْرِيمُ أَكْلِ السِّبَاعِ،الناشر:مؤسسة الرسالة – بيروت،الطبعة: الأولى،1421ھ–2001م -

[34]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:۲۴۱ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۱۲،ص۱۶۱،حديث نمبر۷۲۲۴،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱م ،

[35]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:۲۴۱ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۱۲،ص۱۶۱،حديث نمبر۷۲۲۴،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱م -

[36]:- البخاري،محمدبن إسماعيل أبوعبدالله الجعفي،الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه =صحيح البخاري ج1،ص46،حديث نمبر175، بَابُ الماءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الإِنْسَانِ، - الناشر:دارطوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[37]:-[(الذهبی،شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز (م : 748ھ)سير اعلام النبلاء ج ۳، ص۱۶۵، مؤسسة الرسالة، تیسراایڈیشن،1405ھ/ 1985 م)]

[38]:-أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج3، ص1531،حديث نمبر1929،ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[39]:- السِّجِسْتانی،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدی(م: ۲۷۵ھ)سنن أبي داود ج۳،ص۱۰۹، حديث نمبر ۲۸۵۲،بَابٌ،فِي الصيد،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى،۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م -

[40]:- البخاري،محمدبن إسماعيل أبوعبدالله الجعفي،الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه =صحيح البخاري ج9،ص23،حديث نمبر6954، بَابٌ فِي الصَّلاَةِ - الناشر:دارطوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[41]:- أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج1، ص204،حديث نمبر225، بَابُ وُجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ،ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[42]:- السِّجِسْتانی،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدی(م: ۲۷۵ھ)سنن أبي داود ج۱،ص۱۶، حديث نمبر ۶۰،بَابٌ،فِي فرض الوضوء،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى،۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م -

[43]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:۲۴۱ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۸،ص۲۴۲،حديث نمبر۸۲۰۵،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱م ،

[44]:- البخاري،محمدبن إسماعيل أبوعبدالله الجعفي،الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه =صحيح البخاري ج1،ص87،حديث نمبر387،بَابُ الصَّلاَةِ فِي الخِفَافِ،- الناشر:دارطوق النجاة(مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[45]:-[شمس الدين عبداللہ محمد بن احمد قائماز الذھبی (م:۷۴۸ھ)تاریخ الاسلام وفیات المشاھیر والاعلام، ج۲ ص۴۸۰،محقق،دکتور عوّاد معروف،دار الغرب الاسلامی ۲۰۰۳م]-

[46]:- أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م:261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ج1، ص227،حديث نمبر272، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ،- ناشر:دار إحياءالتراث العربي – بيروت (لبنان)سطن -

[47]:- السِّجِسْتانی،أبوداود ،سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشيربن شداد بن عمرو الأزدی(م: ٢٧٥ھ)سنن أبي داود ج١،ص٣٩، حديث نمبر ١٥٤،بَابُ،في فرض الوضوء،الناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ھ ۔ ٢٠٠٩م -

[48]:- الشيباني،أبوعبدالله أحمدبن حنبل(م:٢٤١ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٣١،ص٥٠٥،حديث نمبر١٩١٦٨،محقق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،الناشر:مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ ٢٠٠١م -

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.